OPEN ACCESS
ABHATH
(Research Journal of Islamic Studies)
Published by: Department of Islamic Studies, Lahore Garrison University, Lahore.

ISSN (Print) : 2519-7932
ISSN (Online) : 2521-067X
April –June -2023
Vol: 8, Issue:30
Email:abhaath@lgu.edu.pk
OJS:https://ojs.lgu.edu.pk/index.php/abhath/index

خواتین کے ملبوسات کے منتخب بین الاقوامی برینڈز

(شریعت اسلامیہ کے تناظر میں جائزہ)

International Brands of Women Dresses: Analitical Study in Islamic Perspective

Urooj Mehmood
Phase 5 Block L street 8 house 595 DHA, Lahore:
aroojmehmood611@gmail.com

Abstract

People are attributed to a certain country or a nation when we just have a bird eye view on their dresses. Dresses are really a true depiction of the people, their thoughts and ideologies, their convictions and beliefs and their culture and civilization. Dresses prevalent in a particular nation are held in high esteem by the nation and to wear them is considered as the standard of nationalism and patriotism. But the modernity with the help of colonialism perished away all the standards of religiosity, nationalism and patriotism. Modernity attacked the cultures of the nations through dresses and for the purpose the modernists designed the dresses after their own heart and ideals that were definitely against the dogmas of the natives. Now modern people particularly modern women are found all over the world and are fond of modernity and modernity can be penetrated through branded dresses specially and purposely designed. The only purpose of the branded dresses was to demolish the identity of the Islamic culture and civilization. This paper is to discuss analytically the causes and effects of the branded dresses on the Muslim women and the Islamic injunctions therein.

Keywords: Brands of Women Dress, International, Effects

انسان اپنے لباس کی وجہ سے جانا اور پہچانا جاتا ہے۔ دنیا میں ہر قوم اور ملک کا اپنا اپنا شناختی لباس ہے جسے اس قوم و ملک کی شناخت سمجھا جاتا ہے۔ اس شناخت کو ہر قوم و ملک احترام و عزت سے نسل در نسل بڑھاتے ہیں اور

اس پر فخر کرتے ہیں۔ نیز اسے زیب تن کرنا حب الوطنی میں شمار کیا جاتا ہے۔اسی طرح ہر مذہب کا لباس بھی ایک دوسرے سے مختلف ہے۔

مغربی ملبوسات جدید اور مشرقی ملبوسات کو روایتی سمجھا جاتا ہے۔ مشرق میں مغربی ملبوسات کی پہلی نمایاں نمائش صدیوں پہلے نو آبادیاتی دور کی ہے۔ خواتین کے لیے یہ فیصلہ کرنا بہت مشکل ہے کہ کس موقع پر کون سا لباس پہننا ہے۔ پاکستان کی خواتین دو اندازِ فکر رکھتی ہیں ایک نقطہ نظر یہ ہے کہ پاکستان کے قومی اور مذہبی تقاضوں پر پورا اترنے والے ملبوسات کو ترجیح دی جائے تا کہ پاکستان کی معیشت بھی بہتر ہو، تہذیب کو نسل نسل چلایا جائے اور عزت کی نگاہوں کا محور بنا جائے جبکہ دوسرا نقطہ نظر یہ ہے کہ مغربی ملبوسات کو پہنا جائے وہ اسے جدید دور کا تقاضا شمار کرتی ہیں اس میں عموماً کالج، یونیورسٹیوں اور جاب پر جانے والی خواتین شامل ہیں وہ اپنی عزت مغربی ملبوسات میں تلاش کرتی معلوم ہو رہی ہیں۔ اسی میں وہ مردوں اور غیر مسلم خواتین کی نقالی کرتی دیکھی جاسکتی ہیں۔ اس میں اسلام کے تقاضوں کو بھی نظر انداز کر دیا گیا ہے۔ ان ملبوسات میں جینز، ٹی شرٹس، بغیر بازو یا ہاف بازو قمیضیں اور اسکرٹس وغیرہ منظرِ عام پر ہیں۔ اب نوبت یہاں تک آن پہنچی ہے کہ دوپٹہ پہننے میں عار محسوس کرنے لگی ہیں اور جگہ جگہ سے پھٹی پینٹ اور بوسیدہ نظر آنے والا لباس نیز جس لباس میں جسم کا زیادہ حصہ برہنہ نظر آئے وہ لباس اس خواتین کی نظر میں عزت اور شہرت کا سبب قرار پایا ہے۔

مغربی سوچ اور فیشن کا بڑھتا ہوا پھیلاؤ مسلم ممالک کے لیے نقصان دہ ہے۔ بے شمار روایات اور تہذیبیں اِن مغربی افکار و پروپگنڈے کی نذر ہو چکی ہیں اس سے نوجوان نسل میں بغاوت اور عریانی بڑھتی جا رہی ہے سطور ذیل میں عورتوں کے لباس کے منتخب بین الاقوامی برینڈز کا تجزیہ پیش کیا گیا ہے جس سے ان برینڈز کے بارے معلومات بھی ہیں اور ان کے تیار کردہ لباس کا بھی اسلامی نقطہ نظر سے جائزہ لیا گیا ہے۔

سپلیش

سپلیش انٹرنیشنل برینڈ ہے اس کی بنیاد 1993 میں شارجہ میں رکھی گئی تھی۔ فیشن کی دنیا میں سب سے زیادہ مشہور برینڈ جس میں سلے کپڑے ہیں وہ سپلیش ہے۔ اس برینڈ میں مختلف فیشن کے ملبوسات تیار کیے جاتے ہیں۔ بدلتے تقاضوں کے مطابق خواتین کے نئے نئے ڈیزائنز تیار کیے جاتے ہیں۔

اس برینڈ کے ملبوسات میں لمبی بازو والی مڈی باڈی کون ڈریس، مڈ نائٹ نیوی پتلون، ہاف سلیو بی سی آئی کاٹن نیک مڈ کلف فلارڈ ڈریس، سکرٹ، سویٹ شرٹ، جینز، ٹی شرٹ، اونی سویٹر، ہوڈی، پرنٹ ٹی شرٹ لمبی بازو والی، سکارف، شوٹر، جمٹ سوٹ، اسپریڈ کالر والی سادہ قمیض، چوڑی فٹ مڈ ویسٹ جینز، سادہ لمبی بازو ٹی شرٹ، ہاف

بازو گول گردن ٹی شرٹ، ٹھوس سپیگیٹی ٹاپ، پرنٹ شدہ پلازو پتلون، ٹوئسٹ ون شولڈر میکسی ڈریس، لمبی بازو کے ساتھ پرنٹ شرٹ اور ٹائی اپ ڈیٹیل شامل ہے۔

اس برینڈ میں خواتین کے ملبوسات کی مندرجہ ذیل کیٹیگریز موجود ہیں۔

1. Jumpsuits
2. Tops & T-shirts
3. Skirts
4. Top Tank
5. Denim Mini Dress

مغربی اور روایتی لباس کے مابین فرق

پاکستان کا روایتی لباس شلوار قمیض ہے اور یہاں کی اکثریت عوام کا مذہب اسلام ہے۔ لہذا یہاں مشرقی ملبوسات کو فوقیت حاصل تھی لیکن حالیہ چند سالوں سے مغربی ملبوسات کو بہت پذیرائی مل رہی ہے نوبت یہاں تک آن پہنچی ہے کہ اپنے ملکی اور مذہبی لباس پر مغربی غیر مسلم لباس کو ترجیح دی جارہی ہے۔ لیکن شاذونادر ہی دیکھنے میں آتا ہے کہ کسی غیر مذہبی یا غیر ملکی شخص نے پاکستانی لباس فخر سے پہنا ہو یا اپنے ملکی لباس پر پاکستانی لباس کو ترجیح دی ہو۔

مغربی وضع کے ملبوسات جو پاکستانی کی تہذیب کا حصہ تو نہیں ہیں لیکن پاکستانی خواتین میں رواج آرہا ہے، وہ اسکرٹس، بکنی، منی اسکرٹس اور گاؤن ہیں۔ مغربی اور مشرقی ملبوسات کے مابین ایک واضح فرق جسم کی نمائش ہے۔ مغربی طرز کے ملبوسات میں خواتین کا گلہ، سر، کندھے، بازو، پنڈلیاں واضح نمایاں ہوتی ہیں۔ پاکستان کا امیر طبقہ ،ماڈلز اور ایکٹریسز مغربی ملبوسات کو رواج دینے میں خاصہ کردار ادا کر رہی ہیں ان ملبوسات میں ان کے جسم کے اکثر حصے کی نمائش ہوتی رہتی ہے۔

غیر ملکی ملبوسات میں بغیر آستین، بوڈیکنز، ہاف بلاوز ساڑھی وغیرہ اسلامی تقاضوں پر پورا نہیں اترتے۔ اسلام مسلمان عورتوں کو گھروں میں پاکیزگی سے رہنے کا درس دیتا ہے اور ضرورت کے لیے گھروں سے نکلتے وقت مکمل پردہ میں نکلیں۔ اپنی زینت صرف محرم مردوں، عورتوں اور نابالغ بچوں تک محدود رکھیں۔ دیکھا جاسکتا ہے کہ پاکستانی ملبوسات میں پردہ بھی زیادہ ہے اور خوبصورتی بھی جبکہ مغربی ملبوسات میں بے حیائی، عریانی زیادہ معلوم ہوتا ہے۔ نیز یہ ملبوسات پاکستانی ٹین ایجرز کو بغاوت پر اکسانے میں بھی بھرپور کردار ادا کر رہے ہیں۔

ذاتی شناخت پر مغربی لباس کا اثر

پاکستان میں حالیہ چند سالوں سے یہ رواج بن گیا ہے کہ انسانوں کو ان کی وضع قطع سے قابلِ عزت یا نا قابلِ عزت گردانا جارہا ہے۔ کامیابی کے لیے ظاہری لباس کو شرط میں داخل کر دیا گیا ہے۔ انسان کا

اخلاق، کردار اور دین پر استقامت کو اس وقت دیکھا جاتا ہے جب وہ ظاہری طور پر ان کے دماغ اور جدید ترین فیشن کے عین مطابق قرار پاتا ہے۔ سرکاری یا غیر سرکاری نوکری کے لیے مغربی ملبوسات کو ترجیح حاصل ہونے لگی ہے۔ سوٹ بوٹ پہنے شخص اور جینز ٹی شرٹ پہنے خواتین سے امید لگائی جاتی ہے کہ یہ جدید دور کے اخلاق اور دفتر کے اصولوں کو اچھی طرح سمجھتے ہیں اور گاہکوں کی مانگ میں اضافہ کرنے کے لیے موثر ہیں۔ مغربی معاشرے میں عورت کو مرد کے برابر حقوق دینے کا نعرہ بلند کیا جاتا ہے تو عورتوں پر معاشی ذمہ داریاں لگادی جاتی ہیں پھر اس کی اپنی ذمہ داریوں میں مشکلات پیش آتی ہیں۔ اسلام عورتوں کو معاشی لحاظ سے قید نہیں کرتا انہیں بھی کاروبار تجارت وغیرہ کرنے کی اجازت ہے لیکن پردے میں رہتے ہوئے حیا کے ساتھ اور یہ عملِ زائد ہے اگر اس سے اس کی اپنی ذمہ داریاں متاثر نہ ہوں تو قابلِ تعریف ہے۔ مغرب عورتوں کی آزادی کے نام پر عورت کو بازاروں، چوراہوں میں کھڑا کر دیتا ہے اپنے برینڈ کی مشہوری کے لیے اس کے حسن کا استعمال کرتا ہے بازاروں میں بے حیائی کے مناظر عام ہیں۔ اور اب یہ سب مسلم ممالک میں بھی دیکھا جاسکتا ہے۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

أحَبُّ البلادِ إلى اللهِ مَساجِدُها، و أبغض البلادِ إلى اللهِ أسْوَاقُها""[1]

تمام جگہوں میں سے اللہ کی محبوب ترین جگہیں مساجد ہیں اور اللہ کی سب سے زیادہ ناپسندیدہ جگہیں بازار ہیں۔

مینگو

مینگو ایک انٹرنیشنل مشہور برینڈ ہے جو پاکستان میں بھی استعمال کیا جاتا ہے۔ مینگو برینڈ کو پاکستان میں بھی مغربی ممالک کی طرح بہت پسند کیا جاتا ہے۔ مینگو بریڈ میں زیادہ تر ٹی شرٹس ہیں۔
مرد و خواتین اور بچوں کی۔ مینگو برینڈ کے کپڑے سلے ملتے ہیں۔ گرم جیکٹیں لونگ کورٹ، شوٹر، لیڈیز پینٹ، جینز، ٹائٹس، خواتین کے لون کے فراک، بچوں کے جیکٹ شوٹر فراکس۔ خواتین کے ملبوسات میں مینگو برینڈ کے ٹائٹس اور پینٹ اور لانگ فراک سلیپ میں زیادہ مشہور ہیں۔ یہ برینڈ جاب کرنے والے لوگ زیادہ پسند کرتے ہیں۔ جاب کرنے والے کالج اور یونیورسٹی کے اسٹوڈنٹس نوعمر اس برینڈ کی زیادہ اشیاء خرید و فروخت میں لاتے ہیں ۔ مینگو برینڈ کے آن لائن بکس بھی ڈیفرنٹ ملکوں میں کام کر رہے ہیں۔

---

[1] مسلم بن حجاج بن مسلم قشیری، الجامع الصحیح، کتاب المساجد، باب نمبر:230،(دارالسلام، ریاض، 1999ء)، رقم الحدیث:1430
Muslim bin ḥajāj bin Muslim Qushairī, Al-Jāmiʿ al-Ṣaḥīḥ, kitāb almasājid, Bāb no:230,dārsslām ،rīāḍ ،1999, Hadith no :1430

مینگو ایک مہنگا ترین انٹر نیشنل برینڈ ہے۔ جو ہر بندے کی پہنچ میں نہیں ہے۔ پاکستان میں بھی اس کو امیر طبقہ استعمال کرتا ہے۔ پاکستان میں جاب والا طبقہ مرد خواتین اس برینڈ کے شرٹ سٹائلز شوٹر استعمال کرتے ہیں۔ مینگو برینڈ میں بچوں بڑوں مرد خواتین کے ڈراز بھی ہیں۔ اعلی درجے کے ملبوسات فیشن ایبل جدید ڈیزائنز میں تیار کیے جاتے ہیں۔

اسلامی تشخص اور لباس کے اثرات

ہر قوم و ملت کا تشخص ہوتا ہے جس سے وہ جانی اور پہچانی جاتی ہے۔ اس قوم کے رہن سہن، عقائد و نظریات سے اس کا تشخص قائم ہو جاتا ہے پھر اسی سے وہ قوم امتیاز اور ناموری حاصل کرتی ہے۔ لباس اور ظاہری ہیئت تشخص ہر گہرا اثر رکھتی ہے۔ پاکستان بھی اپنی زبان اور تہذیب میں خاص تشخص رکھتا ہے یہاں کے لوگ قومی زبان اور قومی ملبوسات اور اپنے مذہبی تمدن کو نسل در نسل پروان چڑھانے میں فخر محسوس کرتے ہیں۔ صدرِ پاکستان دفاتر اور تقاریب میں اپنی قومی زبان "اردو" کی ترویج کے فروغ اور ترقی کے بھرپور حامی نظر آتے ہیں۔ مسلم قوم تشخص میں تمام اقوام سے ممتاز ہے۔ مسلمانوں کا تشخص اسلامی تعلیمات اور اس کے اصول وضوابط پر عمل پیرا ہونا ہے۔ اسلام میں عورت اور مرد کو اپنی اپنی شناخت قائم رکھنے کا حکم دیا ہے ایک دوسرے کی ہیئت اختیار کرنے سے مکمل منع کیا ہے اسی طرح غیر مسلموں کے مذہبی شعار کی مشابہت بھی حرام قرار دی ہے۔

مولانا طارق نعمانؒ نے اپنے مضمون میں لباس کے متعلق ضخیم رہنمائی پیش کی ہے: لباس ہرگز ایسا نہیں ہونا چاہیئے جس سے تکبر اور غرور نظر آئے کیونکہ بے وقوف انسان غرور کا ارتکاب کرتا ہے تو ہو اپنی حماقت کا ثبوت دیتا ہے۔ نیا لباس بناتے وقت اپنے پرانے ملبوسات فقراء ومساکین کو دینا چاہیئے۔ نیا لباس پہنتے وقت اللہ کی تعریف و حمد بیان کرنی چاہیئے نیز لباس میں عیش کوشی اور اسراف و تبذیر سے اجتناب کیا جائے۔ دشمنانِ اسلام یہود و نصاریٰ اور کفار و مشرکین کے لباس سے مکمل اجتناب کیا جائے کیونکہ اس سے ان کی مشابہت ہوتی ہے جو کہ ممنوع ہے۔ عورت کے لیے باریک، تنگ، اور مردوں کی مشابہت والے ملبوسات پہننا بھی جائز نہیں۔ لہذا اس کا بھی خیال رکھا جائے۔ ایسا لباس ہونا چاہیے جس سے مرد و عورت کی جنس کے اعتبار سے زینت اور وقار کا حصول ممکن ہو سکے اور حماقت اور بے ہودگی نہ ٹپکتی ہو۔ عورت تمام بدن ہر جگہ چھپائے البتہ بعض فقہاء کے نزدیک چہرہ اور دونوں ہتھیلیاں

اور دونوں قدم ستر میں شامل نہیں لیکن غیر محرموں کے سامنے چہرہ کھول کر بے روک ٹوک پھرنے کی اجازت بھی نہیں دی گئی۔[2]

فیشن ایبل ملبوسات

لباس کا اولین مقصد جسم کو ڈھانپنا ہے نیز لباس موسمی اثرات سے محفوظ رہنے کا بھی سبب بنتا ہے اس کے علاوہ لباس زینت و نمائش و زیبائش کا بھی بہترین ذریعہ ثابت ہوتا ہے۔ اسی طرح لباس مرد اور عورت یا کافر اور مسلمان کے درمیان فرق کرتا ہے۔

دین اسلام میں خواہ مخواہ کیا جانے والا تکلف ناپسندیدہ ہے۔ سادگی کو ایمان کا حصہ قرار دیا ہے۔ **رسول اللہ ﷺ** نے فرمایا ہے کہ سادگی ایمان سے ہے[3]

علامہ شامیؒ فرماتے ہیں کہ اتنا لباس پہننا فرض ہے جو ستر کو ڈھانپے۔[4]

امام محمدؒ کے فرمان سے معلوم ہوتا ہے کہ بہت قیمتی لباس پہننے میں کوئی حرج کی بات نہیں۔ کیونکہ اللہ کی عبادت کے لیے زینت اختیار کرنے کا حکم رسول اللہ ﷺ سے ملتا ہے۔[5]

عصرِ حاضر کی مسلم خواتین اور جدید فیشن

جدید دور کے جدید تقاضوں میں لباس نے بھی اپنی جگہ منوائی ہے۔ مختلف اقوام لباس کے معاملے میں مختلف نقطۂ نظر رکھتی ہیں۔ مشرقی فیشن اور مغربی فیشن میں خاصا فرق معلوم ہوتا ہے۔ اسی طرح اسلام اور غیر اسلام اقوام کے مابین بھی ملبوسات میں خاصا فرق دیکھا جا سکتا ہے۔ جب سے اسلام کی تعلیمات دنیا میں لاگو ہوئی ہیں تبھی

[2] محمد طارق نعمان، لباس سے متعلق احکام و آداب، (مضامین ڈاٹ کام، 22 فروری، 2019ء)

Muḥammad ṭāriq nomān ،libās sy motaliq aḥkām o ādā) maḍāmīn.com,22 February, 2019

[3] ریاض الصالحین، باب فضل المجوع و خشونة العیش علی القلیل من الماکول والمشروب والملبوس ، رقم الحدیث:517

Rīāḍ ul sāliḥīn, bāb faḍlul Majū‘ wa khashūnt ul aīsh alā qalīl min almākūl wal mashrūb wal malbūs, Hadith no :517

[4] محمد امین بن عمر، فتاویٰ شامی، (ضیاء القرآن پبلی کیشنز، لاہور، 2017ء)، ج:6، ص:351

Muḥammad Amīn bin Umar, fatāwā shāmī, dhīā ulqrān, Publīcations, Lahore, 2017, V 6,P:351

[5] محمد بن شہاب، الفتاویٰ البزازیہ، کتاب الاستحسان، (ملتبہ رشیدیہ، راولپنڈی، 1991ء) ج:6، ص:377

Muḥammad bin shahāb ،āl fatāwā albazāzīh, kitābul istiḥsān, maktabh rashīdīh, rāwalpindi, 1991,V6,P: 377

سے جدیدیت کی بنیاد پڑ گئی۔ دورِ جاہلیت میں عریانی اور فحاشی عام تھی۔ اسلام کے آنے سے پردہ کے احکامات نازل ہوئے جو جدید دور کی جدید ضرورت تھی اور مسلمانوں کا امتیاز بھی۔ عصرِ حاضر میں دورِ جاہلیت کی روایات اور تہذیب کا ہو ادی جارہی ہے اور خصوصاً خواتین میں برہنگی، عریانی اور فحاشی کو پھیلانے کے نت نئے ہتھکنڈے اپنائے جارہے ہیں جس میں عورت کی آزادی اور مذہب کے اصول وضوابط سے بغاوت جیسے موضوع آئے دن گرم رہتے ہیں۔ بعض مسلم خواتین بھی ظاہری چمک سے زیر ہو جاتی ہیں اور ان پر پوگنڈوں کا شکار ہو جاتی ہیں جبکہ درحقیقت اسلام دشمن پارٹیاں خواتین کو آزادی یا خودمختاری کی طرف نہیں لے جارہیں بلکہ اپنی پروڈکٹ کی مانگ میں اضافے کے لیے شکار کو دکھائے جانے والے دھوکے کے تحت استعمال کرتی ہیں۔ جبکہ عورت کی آزادی اور خودمختاری کا سب سے بڑا حامی مذہب اسلام ہے۔

زارا

دنیا کے سب سے کامیاب فیشن ریٹیلرز برینڈز میں سے زارا ایک ہے۔ اسپین میں انیس سو پچھتر میں قائم ہوا۔ دنیا کے سب سے بڑی بین الاقوامی فیشن کمپنیوں میں سے ذرا ایک ہے۔ ذرا ایک مشہور انٹرنیشنل برینڈ جس سے بہت زیادہ پسند کیا جاتا ہے۔ اس برینڈ میں لیڈیز جینٹس ٹی شرٹ۔ ہاف بازوفل بازو ٹی شرٹ۔ کپل ٹی شرٹ۔ ڈریس شرٹ۔ نائٹ ڈریس۔ لانگ کوٹ۔ شارٹ کوٹ۔ جیکٹ۔ ٹراوزر۔ پلیز جو۔ شوٹر۔ بلاوز۔ جینز۔ لیڈیز پینٹ۔ بچوں کے فراک۔ سارہ برینڈ کے کپڑے سلے ہوئے ملتے ہیں۔ مرد خواتین اور بچوں کے اسپیشل جدید ڈیزائن کئے گئے ملبوسات زارہ برینڈ کے ہیں۔ نوجوان خواتین اور نوعمروں کے لئے زارہ برینڈ کے کپڑے جدید فیشن کے مطابق تیار کیے جاتے ہیں۔

زارہ برینڈ کا آن لائن بریک بھی ہے جو بہت سے ممالک میں اپنی پروڈکٹ بھیجتا ہے۔ زارہ برینڈ تیز فیشن میں مہارت رکھتا ہے جوتے دیگر خوبصورتی کی مصنوعات اور پرفیوم فروخت کرتا ہے۔ اللہ درجے کے ملبوسات فیشنیبل سٹائل میں کم قیمت میں فروخت کرتا ہے۔ گھریلو اشیا اور ڈیکوریشن کا سامان 20 ارب رینٹ پر دستیاب ہے۔ دنیا کے سب سے کامیاب فیشن ریٹیلرز برینڈ میں سے زارا ایک ہے جدید ترین فیشن کے ملبوسات متعارف کرواتا ہے۔ زارا ایک انٹرنیشنل مغربی برینڈ ہے۔ جس کے تیار کیے گئے ملبوسات مغربی فکشن کے مطابق ہیں جو اب پاکستان سمیت بہت سے ممالک میں استعمال کیے جاتے ہیں۔

مشابہت والے ملبوسات

نبی کریم ﷺ کو مردوں کے لباس کی مشابہت کرنے والی عورتوں پر لعنت فرمائی ہے۔ عورت کا مرد کے جیسے لباس پہننا یا مشابہت اختیار کرنا حرام ہے۔ مشابہت کا معنی یہ نہیں کہ بالکل مرد جیسا لباس پہننا بلکہ یہ بھی نہیں ہے کہ نیت کرے وہ مرد کی مشابہت والا لباس پہن رہی ہے۔ بلکہ مرد کے ساتھ مشابہت تب قرار پائے گی، جب وہ اتنا چھوٹا لباس پہنے جتنا مرد کو چھوٹا لباس پہننے کا حکم ہے۔ یہ مردوں کے لباس کی مشابہت کرنا ہے۔[6]

''ابن عمرؓ فرماتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا کہ جس نے کسی قوم کی مشابہت کییعنی اپنے آپ کو کفار وغیرہ کے لباس میں ان سے ملایا، یا فاسقوں، فاجروں کے یا اہلِ تصوف و نیکوکاروں کے تو گناہ و ثواب میں وہ ان کے ساتھ ہو گا۔''[7]

"لعَنَ النَّبِيُّ صَلَّى اللہُ عَلَيهِ وَسَلَّمَ الْمُتَخَنِّثِينَ مِنَ الرِّجَالِ وَالْمُتَرَجِّلاَتِ مِنَ النِّسَاءِ، وَقَالَ: أَخْرِجُوهُمْ مِنْ بُيُوتِكُمْ."[8]

اللہ کے رسول ﷺ نے عورتوں کی مشابہت اختیار کرنے والے مردوں اور مردوں کی مشابہت اختیار کرنے والی عورتوں پر لعنت فرمائی اور فرمایا کہ: تم ایسے لوگوں کو اپنے گھروں سے نکال دو۔

غیر مسلم شعائر کا لباس پر اثر

غیر مسلم اسلام دشمنی میں کافی آگے نکل چکے ہیں اپنی ذہنی اور مالی دونوں قوتوں کو اسلام کے خلاف استعمال کرنا اپنی ٹارگٹ شمار کرتے ہیں۔ لباس پر اپنے مذہبی شعائر کی تصاویر اور علامات بنانا ان میں عام بات ہو گئی ہے۔ اب یہ ملبوسات وہ غریب مسلم ممالک کو خیرات میں دے دیتے ہیں اور مفلس و غریب مسلمان جو اس سازش سے بے خبر کم تعلیم یافتہ اور اپنے حالات میں پریشان حال ہوتے ہیں وہ انہیں خریدتے ہیں۔ اسی طرح یہ اسلاموفوبیا

---

[6] علی عبد اللہ النمی، شیخ، عورت کا لباس، (مکتبہ عبد اللہ بن سلام، کراچی، س ن) ص116

Alī Abdullah, annamī, Shaīkh, Awrat kā libās, maktabh Abdullah bin salām , Karachi, P 116

[7] علی بن محمد الملا، القاری، مرقاۃ المفاتیح، (مکتبہ رشیدیہ، دہلی، س ن) ج8، ص155

Alī bin Muḥammad almullā, Alqārī, Mirqāt ul mafātīḥ, makatbh rashīdīh, Dehli, V8, P 155

[8] ابو داود سلیمان بن اشعث، سنن ابی داود، کتاب اللباس، باب کیف الاختمار، ج2، رقم الحدیث 4098

Abūdaūd, sulemān bin āshaṯh, sunan abī dāwd , kitāb ul libās, bāb kīfal iẖtimārHadith no, 4098

کے شکار افراد اسلام کے چڑنے والے مسلم نوجوان نسل کو اپنے ٹارگٹ پر رکھتے ہیں اور سوشل میڈیا کے ذریعے ان کی ذہن سازی کرتے ہیں۔ مختلف ڈرامے، فلمیں اور موسیقی آج کے دور میں ان کے ہتھکنڈے ہیں ان میں اپنے مذہبی شعائر کی بھرپور نمائش کرتے ہیں اور اسلام کی تعلیمات کے خلاف ٹرینڈ چلاتے ہیں جو غیر مسلم ممالک سے ہوتا ہوا مسلم ممالک میں بھی وائرل ہو جاتا ہے جس سے نوجوان نسل جو ابھی اسلام کے اصولوں سے ناواقف ہے وہ متاثر ہو جاتی ہے۔ سوشل میڈیا کے ذریعے نوجوان نسل کے ذہن میں والدین سے بدتمیزی کرنا، اساتذہ کی بات نہ ماننا انہیں اپنے سوالوں سے ہرا دینا اور رزائلِ اخلاق کو مزین کر کے دکھانا وغیرہ سکھایا جاتا ہے اور جب نوجوان نسل کو ان کے اساتذہ اور والدین روکتے ہیں تو یہ بغاوت پر اتر آتے ہیں اس طرح آج کی نوجوان نسل ان مغربی ہتھکنڈوں کا شکار ہو کر رہ گئی ہے۔

رسول اللہ ﷺ نے اہلِ شرک کے حلیے سے بچنے کا حکم دیا ہوا ہے۔ نبی کریم ﷺ کا صلیب کو توڑنا اور کفار کے لباس پہننے سے منع کرنا نیز ان کی مذہبی مشابہت سے قطعی منع کر دینا واضح ثبوت ہے کہ یہ سب مسلمانوں کے لیے جال ثابت ہو سکتا ہے جو انہیں ان کے دینِ اسلام پر استقامت میں پستی کی طرف لے جا سکتا ہے نیز اللہ سے دُوری کا سبب بھی بن سکتا ہے۔

علامہ احمد مناویؒ لکھتے ہیں کہ شیخ ابن تیمیہ نے کہا ہے حدیث سے بظاہر یہ معلوم ہوتا ہے کہ جو شخص کفار کی مشابہت اختیار کرے گا وہ کافر ہو جائے گا جیسا کہ قرآن مجید میں ہے:

"تم میں سے جس شخص نے یہود اور نصاریٰ سے دوستی رکھی اس کا انہی سے شمار ہو گا۔"

اس حدیث کا کم از کم درجہ یہ ہے کہ کفار کی مشابہت حرام ہو حضرت ابن عمر کا ارشاد ہے جس شخص نے کفار کی سرزمین پر گھر بنایا اور ان کے نیروزہ اور مرجان یعنی ان کے تہواروں سے مثلاً کرسمس اور دسہرا کو منایا اور مرتے دم تک ان کے مشابہ رہا تو اس کا قیامت کے دن انہی کے ساتھ حشر ہو گا یعنی کفار سے بالکلیہ مشابہ ہونا کفر ہے اور معصیت میں مشابہت اختیار کرنا معصیت ہے اور ان کے شعار میں ان کی مشابہت اختیار کرنا مکروہ تحریمی ہے۔[9]

[9] علامہ عبدالرؤف مناوی، فیض القدیر شرح الجامع الصغیر (مطبوعہ دارالمعرفۃ بیروت، 1391ھ) ج5، ص104

Allāma, Abdu Rūf manāwī, faīḍh ul qadīr sharḥ āljāme āssaghīr, Maṭboa dāral marfat berut,1391h, V 5, P 104

فورایور

کمپنی خواتین، مردوں اور بچوں کے لیے لوازمات، خوبصورتی کی مصنوعات، گھریلو سامان، اور کپڑے فروخت کرتی ہے،[10] اور بہت کم قیمتوں کے ساتھ فیشن ایبل اور جدید پیشکشوں کی وجہ سے اسے تیز فیشن انڈسٹری کا مظہر سمجھا جاتا ہے۔

مختصر لباس پہننا

اس برینڈ کے ملبوسات مختصر ہوتے ہیں۔ جبکہ عورت کے لیے ایسا چست لباس پہننا جائز نہیں جس میں اس کے بدن کے جوڑ الگ الگ دکھائی دیں، عورت کے پستانوں، ہڈیوں، سرین، پیٹ یا کندھوں کے نشیب و فراز کا اظہار مردوں کی نگاہِ التفات کا سبب بنتا ہے۔ علاوہ ازیں ایسے ملبوسات بار بار پہننے سے ان کی عادت ہو جاتی ہے اور پھر انہیں ترک کرنا دشوار ہو جاتا ہے۔ ایسا مختصر لباس بھی اس حکم میں شامل ہے جس سے پنڈلیاں یا بازو یا پاؤں نظر آئیں۔ چست اور مختصر لباس کو محرم مردوں کے سامنے یا عورتوں کے سامنے پہننا بھی درست نہیں۔ دیکھنے میں آیا ہے کہ یہی عادت بعد میں بازاروں، محفلوں، تقریبات اور دیگر مواقع پر ایسا لباس پہننے کی جرأت اور حوصلہ دیتی ہے۔

حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرٍ حَدَّثَنَا الْمُعْتَمِرُ بْنُ سُلَيْمَانَ عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ عَنْ نَافِعٍ عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ يَسَارٍ عَنْ أُمِّ سَلَمَةَ قَالَتْ سُئِلَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَمْ تَجُرُّ الْمَرْأَةُ مِنْ ذَيْلِهَا قَالَ شِبْرًا قُلْتُ إِذًا يَنْكَشِفُ عَنْهَا قَالَ ذِرَاعٌ لَا تَزِيدُ عَلَيْهِ۔[11]

ام المومنین حضرت ام سلمہؓ سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ سے دریافت کیا گیا: عورت اپنا دامن کتنا لٹکائے؟ آپ ﷺ نے فرمایا: ایک بالشت۔ میں نے کہا: تب اس (قدموں یا پنڈلیوں) سے کپڑا ہٹ جائے گا۔ تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ایک ہاتھ۔ اس سے زیادہ نہ لٹکائے۔

[10] https://www.business-standard.com/article/news-cm/pds-uk-subsidiary-signs-license-agreement-for-forever-21-122060300722_1.html

[11] محمد بن یزید ابن ماجہ القزوینی، سنن ابن ماجہ، کتاب اللباس، باب ذیل المراءۃ کم یکون، رقم الحدیث 3580

Muḥammad bin Yazīd bin māja alqazwīnī, Sunan ibin e mājah kitāb ul libās, bāb ḏhaīl ālmarāt kam yakūn, Hadith No, 3580

اس حدیث سے ہمیں عورتوں کے لباس کی شرعی لمبائی کا پتہ چلتا ہے کہ لباس اتنا لمبا ہو کہ پاوں کی پشت ڈھانپ لے لیکن دھیان رہے کہ پاوں کے نیچے نہ آئے۔ دراصل مشرک اور وہ لوگ جو تکبر کرتے ہیں وہ اپنے کپڑوں کی لمبائی اتنی رکھتے تھے کہ کپڑے زمین سے لگتے تھے۔

شیخ ابن جبرینؒ کے مطابق بوقت ضرورت عورت اپنے گھر کے اندر محرم مردوں کی موجودگی میں بھی تنگ اور مختصر لباس پہن سکتی ہے جس میں مثلاً پنڈلی یا بازو وغیرہ ظاہر ہو رہے ہوں جیسا کہ کام کے دوران ایسا ہو جاتا ہے۔[12]

لباس شخصیت کا آئینہ

فار ایور برینڈ جدید طرز کے جدید فیشن کے تقاضے پورا کرتا برینڈ ہے۔ برینڈز اور فیشن کا انسان کی شخصیت پر گہرا اثر پڑتا ہے۔ جس راہ پر انسان خود کو ڈال دیتا ہے وہی راہیں اس پر کھلتی جاتی ہیں اور ان پر چلنا وقت کے ساتھ ساتھ اس کے لیے آسان ہوتا چلا جاتا ہے۔ لہذا انسان کو اس بارے میں احتیاط برتنی چاہیے۔ لباس شخصیت کا آئینہ ہے اس لیے اسلام نے اس موضوع پر بھی مکمل رہنمائی پیش کی ہے۔

امتیاز احمد اپنے مضمون "لباس ذہنی صحت پر کیسے اثر انداز ہوتا ہے؟" میں واضح کرتے ہیں کہ انسان اپنے لباس کے ذریعے دنیا سے خاموش زبان میں ہم کلام ہو رہا ہوتا ہے موقع کے لحاظ سے انسان پانے لباس کا انتخاب کرتا ہے۔ یہ لباس اس کی شخصیت کا علم دیتا ہے۔ لباس انسان کی صلاحیتوں پر بھی اثر انداز ہوتے ہیں۔[13]

لیوایز

لیوایز امریکی لباس کی کمپنی ہے جو پوری دنیا میں ڈینم جینز کے لیے مشہور ہے۔ یہ برینڈ 1853ء میں قائم ہوا۔ دنیا بھر میں اس برینڈ کو بہت پسند کیا جاتا ہے۔ اس برینڈ کی مصنوعات میں ڈریس شرٹس، پولو شرٹس اور ٹی شرٹس، جیکٹس اور جمپر -خواتین کے لئے کارڈیگن، سویٹر، مردوں اور عورتوں کے لیے زیر جامے اور موزے، سرکاری میٹنگز اور پارٹیوں یا شادیوں کے لیے مکمل سوٹ کپڑے، خواتین کے اسکرٹ اور شرٹ، جوتے،

---

[12] فتاویٰ برائے خواتین، محمد بن عبد العزیز، (دار السلام، لاہور، س ن) ص:282

fatāwā barāy kẖwātīn, Muḥammad bin ʿAbdul Azīz, dārussalām, Lahore, P282

[13] امتیاز احمد، لباس ذہنی صحت پر کیسے اثر انداز ہوتا ہے؟، 2019-09-26، لائیو ٹی وی

Imtiāz Aḥmad, libās ḏehnī ṣeḥat par kaīsy athr andāz hwtā hy, Live TV show, 26-09-2019

رسمی اور آرام دہ اور پر سکون دونوں. یہاں تک کہ وہ باقاعدہ دوڑ اور کھلاڑیوں کے لیے کھیلوں کے جوتے فروخت کرتے ہیں، چشمہ، کمپنی دھوپ کے چشمے بھی تیار کرتی ہے، جو لوگ اسے پسند کرتے ہیں جو پائیداری کے ساتھ اسٹائل اور برینڈ نام کی تلاش کرتے ہیں، چمڑے کی دیگر مصنوعات شامل ہیں۔

پاکستانی مارکیٹ کی طرف آتے ہوئے، پاکستانی لوگ اس برینڈ سے جینز خریدنا پسند کرتے ہیں۔ کہا جاتا ہے کہ جب ڈینم جینز اور اس کی پیشکش کی بات کی جائے تو کوئی دوسرا برینڈ لیوی کا اتنا اچھا مقابلہ نہیں کر سکتا۔

پاکستانی مارکیٹ میں اصلی لیوی کی مصنوعات حاصل کرنا مشکل نہیں ہے۔ آپ اپنے مقام کے قریب کمپنی کے بہت سارے آؤٹ لیٹس تلاش کر سکتے ہیں اور تصدیق شدہ معیار اور قیمتوں کے لیے اسٹور پر جا سکتے ہیں۔ تاہم، اگر آپ کہیں رہ رہے ہیں تو آپ کے لیے برینڈ اسٹور تک جانا آسان نہیں ہے یا اگر آپ باہر خریداری کرنے میں بہت سست ہیں تو آپ ہمیشہ آن لائن خرید سکتے ہیں۔ بہت ساری تصدیق شدہ آن لائن ویب سائٹس ہیں جہاں سے آپ اصلی لیویز مصنوعات بھی خرید سکتے ہیں۔

اس برینڈ میں خواتین کے ملبوسات کی مندرجہ ذیل کیٹیگریز موجود ہیں۔

Denim jeans	Denim jackets
Tops & T-shirts	Short sleeve sweatshirt
Tank Top	Skirts
Jumpsuits	Baseball jacket
Sweatpants	Sweatshorts
Leggings	

کمپنی کا اپنا جدید ڈیزائن، مردوں اور عورتوں دونوں کے لیے بہت سے انداز میں دستیاب ہے۔
500 سیریز کا باقی حصہ مردوں کے لیے ڈیزائن کیا گیا ہے، اور 300، 400، 700، اور 800 سیریز خاص طور پر خواتین کے لیے تیار کی گئی ہیں۔ پاکستانی مارکیٹ کے صرف اعلیٰ متوسط طبقے کو ہی پکڑتا ہے۔ یہ برینڈ پاکستانی مارکیٹ میں بہت زیادہ منافع کماتا ہے کیونکہ قیمتیں زیادہ ہیں۔

لیوایز انٹرنیشنل برینڈ ہے پاکستان میں اس برینڈ کو بہت پسند کیا جا رہا ہے پاکستان میں پسندیدگی کی وجہ یہ ہے کہ نوجوان لڑکے اور لڑکیاں برینڈ کا نشیئس ہیں برینڈز کے پیچھے بھاگ رہے ہیں اور مغربی لباس کو پہننا بہت پسند کرتے ہیں۔ پاکستان میں بوڑھے، جوان، بچے، عورتوں اور ہر عمر کے لوگوں کے لئے جینز ایک فیشن بن چکا ہے

ناموری کے لیے دولت کا بے دریغ استعمال

یہ ایک امریکی کمپنی ہے۔ پاکستانی کرنسی امریکی کرنسی سے قدرے نیچے ہے۔ فی الحال پاکستانی دو سو روپے پر ایک امریکی ڈالر ہے۔ اس سے اس برینڈ کے ملبوسات کی قیمت کا اندازہ لگانا مشکل نہیں کہ پاکستانی عوام کے لیے یہ ملبوسات کس قدر مہنگے ہیں۔ اس برینڈ میں جو ملبوسات موجود ہیں وہ ایک عام پاکستانی کسی دوسرے برینڈ سے بھی حاصل کر سکتا ہے لیکن صرف اسی برینڈ کا انتخاب پاکستانی عوام ناموری اور شہرت حاصل کرنے کے لیے کر رہی ہے۔

اسلام خوبصورتی اختیار کرنے سے ہر گز منع نہیں کرتا بلکہ اس کی ترغیب دیتا ہے۔

یٰبَنِی آدَمَ قَدْ اَنْزَلْنَا عَلَیْکُمْ لِبَاسًا یُوَارِیْ سواٰتِکُمْ وَرِیْشًا وَلِبَاسُ التَّقْوٰی ذٰلِکَ خَیر[14]

اے بنی آدم! ہم نے تمہارے لیے ایسا لباس اتارا جو تمہاری پوشیدہ اور شرم کی چیزوں کو چھپاتا ہے اور جو تمہارے لئے زینت کا سبب بنتا ہے اور تقوی کا لباس تمہارے لئے سب سے بہتر ہے۔

مزید یہ کہ اللہ تعالیٰ اپنے بندے کو مال و دولت عطا کرتا ہے اور پسند فرماتا ہے کہ اس کا بندہ اس کے دیے ہوئے مال سے اپنے اور اپنے خاندان والوں پر خرچ کرے کہ اپنے آرام کی خاطر اور اپنی آسائش یا زیبائش کی خاطر کوئی شخص اچھا اور قیمتی لباس پہن لے تو اس میں کوئی بھی گناہ نہیں بلکہ یہ جائز ہے۔

لیکن اسلام مال و دولت کے ضیاع اور ناجائز جگہوں کو استعمال کی نفی کرتا ہے۔ اللہ تعالیٰ نے اپنے متعلق فرمایا: **اِنَّہ لَا یُحِبُّ الْمُسْرِفِین**[15]

بیشک وہ بے جا خرچ کرنے والوں کو پسند نہیں فرمایا۔

قیمتی لباس پہننے میں کوئی حرج نہیں ہے لیکن شرط یہ ہے کہ لباس اپنی مالی استطاعت کے مطابق ہونا چاہیے، یعنی کے اس میں نمود نمائش، فخر اور اسراف نہیں ہونا چاہیے۔

اس سلسلے میں نبی کریم صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم کا ارشاد ہے:

کُلوا واشرَبوا وتَصدَّقوا والْبَسوا ما لم یخالِطْهُ إسرافٌ أو مَخیلةٌ-[16]

---

[14] القرآن، الاعراف 26:7

Al Qur'ān:7:26

[15] القرآن، سورہ الاعراف۔ 31:7

Al Qur'ān:7:31

[16] محمد بن اسمعیل بخاری، الجامع الصحیح، کتاب اللباس، باب قول اللہ تعالیٰ (قل من حرم زینتہ اللہ التی اخرج لعبادہ)، ص494

کھاو پیو اور صدقہ کرو البتہ اسراف اور تکبر سے اجتناب کرو۔

اس حدیث مبارکہ سے یہ بات پتہ چلتی ہے کہ تمام کپڑے جائز ہیں لیکن اسراف نہ کرو، اسراف تب ہی ہو گا جب آپ نمود نمائش کے لیے کپڑے پہنتے ہیں جس کی وجہ تکبر آجاتا ہے۔ لیکن اگر عورتیں اپنے دل کو خوش کرنے کے لیے قیمتی لباس پہننا چاہتی ہیں تو اس میں کوئی حرج نہیں ہے، جس کا بنیادی مقصد جسم کو راحت وآرام دینا مقصد ہو تو اس میں کوئی حرج نہیں ہے بلکہ جائز ہے۔ اس ضمن میں علامہ صابونیؒ فرماتے ہیں

وَمِمَّا یو کدَانِ التنزین وَالتَّجمل مَطْلُوب ،وَاِنَّهُ لَیْسَ مِنَ الْکَبْرِیَاالَّذِی نَهٰی عَنْهُ الْاِسْلَامُ۔[17]

شرعی دائرے میں رہ کر زیب وزینت حاصل کرنا تکبر نہیں ہے۔ یہ صرف اس بات کی تاکید کرتی ہے کہ زیب وزینت حاصل کرنا مطلوب ہے اور یہ اس تکبر میں داخل نہیں ہے جسے اسلام نے منع کیا ہے۔

ہاف سلیو ملبوسات

اس برینڈ میں ہاف سلیو ملبوسات کی بھرمار ہے۔ عصرِ حاضر کی خواتین مشرقی اور مذہبی ہونے کے باوجود مغربی غیر مسلم ملبوسات کو ترجیح دے رہی ہیں۔ یہ ان کی احساسِ کمتری ہے اور اسلام سے ناواقفیت کا نتیجہ ہے کہ انہیں اپنی عزت کا معیار بھی غیر قوم سے مستعار لینا پسند ہے۔

عبدالقیوم ہزارویؒ کے نزدیک عورت کے لیے اپنا ستر چھپانا ہر جگہ لازمی ہے خواہ وہ عورتوں کے درمیان موجود ہو یا پھر مردوں میں۔ ہاف سلیو یا باریک لباس تنگ لباس جس سے اعضاء واضح ہوں یہ نا صرف ناجائز ہے بلکہ اس سے عورت کی عزت وو قار بھی جاتا رہتا ہے۔[18]

محمد بن ابراہیمؒ اپنے فتوی میں اس سے متعلق رہنمائی فرماتے ہوئے وضاحت کرتے ہیں کہ خواتین کا باریک اور مہین لباس پہننا جس سے جسم کی رنگت جھلکتی ہو بازو کمر چھاتیاں اور سیرین سب نمایاں ہوتی ہو یہ بے پردگی فرنگیوں اور عجمیوں کی پیروی ہے جبکہ کفار کی پیروی سے روکنا شریعت کے مقاصد میں سے اہم مقصد تھا۔[19]

Muḥammad bin Ismaīl bukẖārī, Al-Jāmiʿ al-Ṣaḥīḥ, kitāb ul libās ،bāb qolillah tālā qol man ḥarrma zīnata Allah āllatī akẖraja libādih, Hadith No 494

[17] مسلم بن حجاج، الجامع الصحیح، کتاب الایمان، باب تحریم الکبر وبیانہ، رقم الحدیث149

Muslim bin ḥajāj bin Muslim Qushairī, Al-Jāmiʿ al-Ṣaḥīḥ, kitāb ul ،bāb taḥrīm ul kibar wa bīānoho Hadith No,149

[18] http://www.fatwa.com/urdu/questionID/2574

[19] احکام ومسائل، خواتین کا انسائیکلوپیڈیا، محدث فتویٰ، (21 فروری 2017) ص:657

مردوں کی وضع اختیار کرنا

غیر ملکی اور غیر مسلم ممالک کے ملبوسات میں اکثر ایسے ملبوسات ہوتے ہیں جو خواتین اور مرد دونوں پہنتے ہیں اور فیشن کے لیے شوہر اور بیوی ایک جیسے ملبوسات زیب تن کرتے نظر آتے ہیں۔ اب یہ پاکستان میں بھی رواج شروع ہو رہا ہے۔ غیر ممالک میں ایسی خواتین کی مذمت نہیں کی جاتی جو مرد بن کر معاشرے میں رہن سہن اختیار کرتی ہے اور اب ایسے مرد پر بھی کوئی گرفت نہیں کی جا رہی جو عورت جیسی چال ڈھال اور وضع اختیار کرتا ہے۔ اب یہ کلچر پاکستان میں بھی آرہا ہے۔ جبکہ رسول اللہ ﷺ نے ایسے مرد و خواتین پر لعنت فرمائی ہے جو دوسری جنس کی مشابہت اختیار کرتے ہیں۔

عورت کے لیے شوہر کے سامنے یا تنہائی میں ہاف سلیو یا پینٹ شرٹ پہننے میں کوئی حرج نہیں اگر وہ غیر قوم سے مشابہت نہ کر رہی ہو یا فیشن کی زد میں نہ آئی ہو۔ البتہ باقی لوگوں اور بچوں کے سامنے ایسا لباس ہرگز نہ پہنے۔[20]
مسلمان عورت کے لیے مرد کی اور مسلمان مرد کے لیے عورت کی مشابہت اختیار کرنا حرام ہے۔[21]

نیکسٹ

نیکسٹ برطانوی ملٹی نیشنل برینڈ ہے جو کہ نامور برینڈز میں سے ایک ہے پاکستان میں اس برینڈ کو بہت پسند کیا جاتا ہے۔ اس برینڈ میں خواتین کے ملبوسات کی مندرجہ ذیل کیٹیگریز موجود ہیں۔

1. Tops & T-Shirts
2. Shirts & Blouses
4. Leggings
4. Jeans
5. Shorts
6. Skirts

چست لباس پہننا

اس برینڈ میں لیگنگز، جینز، شارٹس، شرٹس وغیرہ ہیں جو اپنی چست ہوتی ہیں کہ جسم کی ساخت نمایاں ہوتی ہے۔ اسلام میں اس کی اجازت نہیں کہ عورت اپنی زینت کا اظہار غیر مردوں کے سامنے کرتی پھرے۔ حدیث میں جہنمی عورتوں کی علامت یہ بتلائی گئی ہے کہ وہ کپڑے پہننے کے باوجود برہنہ معلوم ہوں گی۔ ایسا کپڑا جو بالکل باریک

Aḥkām o masāil, kẖawātīn kā encyclopedia, Muḥdiṯh fatwa, 21 February,2017, P 657

[20] دارالافتاء، جامعہ علوم اسلامیہ علامہ محمد یوسف بنوری ٹاؤن، فتویٰ نمبر:200108

Dār-al-iftā, Jāmiah,Uloom e Islāmia, Allama Muḥammad Yosuf Binwrī, Town, Fatwa no: 200108

[21] دارالافتاءالاخلاص، کراچی، فتوی نمبر:3817

Dār-al-iftā, al-ikhlāṣ, Karachi, Fatwa no: 3817

ہو، جسم سے بالکل چپک جانے والا یعنی ٹائٹ لباس اس میں داخل ہے۔ ایسا لباس پہننے سے لباس پہننے کا مقصد یعنی ستر پوشی فوت ہو جاتا ہے اور ستر کے خدوخال نمایاں ہو جاتے ہیں۔

شیخ الاسلام ابن تیمیہؒ نے وضاحتاً اس مسئلہ پر روشنی ڈالی ہے کہ حدیث میں مستعمل الفاظ (کاسیات عاریات) سے مراد ایسی عورتیں ہیں جو غیر ساتر یا باریک لباس پہنیں، ایسا لباس جس سے ان کے جسم کی جلد جھلکتی ہو یا ایسا لباس جس سے جسم کی ساخت اور جوڑ جوڑ ظاہر ہوتا ہو۔[22]

گذشتہ دو ہزار سالوں سے مشرق اور مغرب کے مابین ہر میدان میں جنگ جاری ہے۔ تہذیب و تمدن اور جدیدیت کے اعتبار سے کبھی مشرق مغرب پر فوقیت حاصل کرتا ہے تو کبھی مغرب مشرق پر۔ معاشرتی اقدار کے ساتھ ساتھ لباس بھی ان کا ایک بڑا موضوعِ بحث رہا ہے۔ مغربی ملبوسات زیادہ آرام دہ، پرسکون اور جسم کی نمائش میں مشہور ہیں۔ جینز، ٹی شرٹ، سکرٹ، پینٹ، شارٹس وغیرہ شامل ہیں۔ یہ معاشرہ جدیدیت میں اہم نام رکھتا ہے۔ بدلتے موسم اور بدلتے وقت کے تقاضوں میں ہر لباس کی قسم کی تبدیلی رونما ہو رہی ہے۔ دن بدن برہنگی اور عریانی کا عنصر زیادہ سے زیادہ ہوتا چلا جا رہا ہے جس سے ان کی اخلاقی اقدار پر گہرا اثر واقع ہو رہا ہے۔ جبکہ مشرقی ملبوسات تہذیب اور مذہب کے تقاضوں کو پورا کرنے میں نام بناتا ہے ان میں اخلاقی اور اسلامی اقدار کا نمایاں اثر دیکھا جا سکتا ہے۔ مذہب ڈریس کوڈ کی وضاحت نہیں کرتا کوئی مخصوص لباس نہیں رکھتا لیکن کچھ اصول و قواعد متعارف کرواتا ہے جسے ہر لباس پر لاگو کرنا فرض قرار دیتا ہے۔ مشرق میں روایات اور رواج کا خاصی اہمیت حاصل ہے اسے نسل در نسل منتقل کرنا اپنا خاصہ سمجھتے ہیں۔

قومی ملبوسات کو غیر ملکی ملبوسات پر فوقیت دینے سے ملکی معیشت بھی مضبوط ہوتی ہے۔ سیکولر اور لبرل افکار جو مسلمانوں میں عریانی، فحاشی، بغاوت اور برہنگی پھیلانے والی ہیں ان سے نوجوان نسل کے ذہن آلودہ ہونے سے محفوظ کیے جا سکتے ہیں تاکہ ترقی کی راہوں پر گامزن ہوا جا سکے۔

---

[22]۔ احمد بن عبدالحلیم، ابن تیمیہ، مجموع الفتاویٰ (وزارۃ الشؤون الاسلامیہ والدعوۃ والارشاد السعودیۃ،) ج:22، ص:146

Aḥmad bin Abdulḥalīm, ibn e Taimiah, Majmo al-fatāwā, wazārt ashwn al islāmia wa Dawat wal irshād Saudia, V 22، P 146

خلاصہ بحث

خواتین کے ملبوسات کے سلسلے میں شریعت نے خاص لباس کی تعیین نہیں کی مگر اس میں کچھ حدود و قیود مقرر کی ہیں۔ جن کا خیال رکھنا ضروری ہے۔خواتین کے ملبوسات ایسے نہ ہوں جس میں کافروں، فاسقوں یا فیشن پرست خواتین کی نقالی ہو۔ ایسے تمام ملبوسات جو باریک، تنگ، مختصر ہوں جن کو پہننے سے جسم کا کچھ حصہ ظاہر ہو، ہر گز جائز نہیں۔ فیشن کرنا جائز ہے لیکن فیشن اس حد تک ہو کہ انسان انسان لگے نہ کہ دوسری مخلوق جیسا کہ آج کل ہو رہا ہے۔خواتین کے ملبوسات میں تبدیلیاں آتی ہیں لیکن ان کو بدن (جسم) دیکھنے کے ذریعے بنایا جارہا ہے اس میں میڈیا کا بہت کردار ہے۔ مسلمان خواتین اور کافر خواتین میں ظاہراً کوئی فرق نہیں رہ گیا۔اہلِ کفر کی مشابہت دلچسپی ہے۔ حالانکہ غیروں کی مشابہت اپنانا غیرت کے خلاف ہے۔کافروں جیسے ملبوسات پہننا درحقیقت ان کی سیادت اور برتری کو قبول کرنا ہے۔ یہ اپنی کم تری اور غلامی کا اقرار ہے اور اعلان ہے۔ جس کی اسلام بالکل اجازت نہیں دیتا کیونکہ اسلام غالب ہوتا ہے نہ کہ تابع اور مغلوب۔ تشبہ کا نتیجہ یہ ہو گا کہ آہستہ آہستہ کافروں سے مشابہت کا دل میں میلان پیدا ہو گا جو ممنوع ہے۔

This work is licensed under a Creative Commons Attribution 4.0 International License